سوال

(72) سنت غیر موکدہ میں پہلے قعدہ میں التحیات کے علاوہ بھی کچھ پڑھ سکتے ہیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

لیڈز سے محمد یسین لکھتے ہیں (الف) سنت غیر موکدہ میں چار رکعت کی نیت باندھے تو جب دو رکعت پڑھ کر بیٹھے اس وقت التحیات کے بعد درود شریف اور دعا بھی پڑھے پھر بغیر سلام پھیرے اٹھ کھڑا ہو۔ پھر تیسری رکعت پھر ثناء پڑھ کر تعوذ تسمیہ اور الحمد سے شروع کرے اور چاہے صرف التحیات پڑھ کر اٹھ کھڑا ہو اور تیسری رکعت پر تسمیہ تحمید سے شروع کرے اس مسئلے پر پوری وضاحت کے ساتھ جواب دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

احادیث میں جن غیر موَکدہ سنتوں کا ذکر آیا ہے ان میں عصر سے پہلے چار رکعت 'مغرب سے پہلے دو رکعت اور عشاء سے پہلے دو رکعت کا ذکر ہے۔

ابو داوٗد کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

(رحم اللہ امراء صلی قبل العصر اربعا) (سنن ابو داوٗد مترجم جلد ١ ابواب التطوع باب الصلاة قبل العصر ص ٥١٨ رقم الحدیث ١٢٥٧)

''اس آدمی پر اللہ کی رحمت ہو جس نے عصر سے پہلے چار رکعت پڑھیں۔''

بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

(صلوا قبل المغرب) (سنن ابی داوٗد مترجم ج ١ کتاب الصلاۃ باب الصلاۃ قبل المغرب ص ٥٢١ رقم الحدیث ١٢٦٧)

''مغرب سے پہلے نماز پڑھو۔''

ابن حبان کی روایت ہے کہ

''ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی المغرب رکعتیں'' (ابن حبان۔ موارد الظمان الی زوائد ابن حبان باب الصلاۃ قبل المغرب (٦١٧) ما من صلاۃ مفروضة موارد الصمار باب الصلاۃ قبل الصلوات و

بعدھا (٦١٥)

"کہ نبی ﷺ نے مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھیں۔"

عشاء کی دو رکعت کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مغفلؓ کی روایت سے استدلال کیا گیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے

"بین کل اذانین صلوۃ" (فتح الباري ج ٢ كتاب الاذان باب كم بين الاذان والاقامة رقم الحديث ٦٢٤)

"کہ دو اذانوں (یعنی اذان و تکبیر) کے درمیان نماز ہے۔"

اور ابن حبان میں عبداللہ بن زبیرؓ کی حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ "مامن صلوۃ فریضۃ الا وبین یدیھا رکعتان" "کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر فرض نماز سے پہلے دو رکعت ہیں۔"

ان دو احادیث سے مذکورہ بالا غیر مؤکدہ سنتیں ثابت ہوتی ہیں۔

عبداللہ بن مغفلؓ کی حدیث کے آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ لمن شاء یعنی جو چاہیئے یہ رکعت پڑھ سکتا ہے جس کا مطلب ہے پڑھنا بھی ضروری نہیں ہے۔

جہاں تک آپ کے سوال کا تعلق ہے تو وہ پوری طرح واضح نہیں ہے۔ جہاں تک میں سمجھا ہوں تو شاید آپ یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ چار رکعات والی نماز میں دوسری رکعت یعنی پہلے تشہد کے بعد اٹھ کر جب تیسری رکعت شروع کرے تو اعوذ اور بسم اللہ پڑھے یا نہ پڑھے اور پہلے تشہد میں صرف التحیات پڑھے یا درود شریف اور دعا بھی۔

نماز شروع کرنے کے بعد یعنی دعائے استفتاح سبحانک اللہ وغیرہ کے بعد اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھنا تو احادیث سے ثابت ہے لیکن اس کے بعد دوسری تیسری یا چوتھی رکعت شروع کرنے سے پہلے تعوذ اور تسمیہ (اعوذ باللہ اور بسم اللہ) پڑھنے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ جو لوگ اعوذ باللہ پڑھنے کے قائل ہیں ان کی دلیل قرآن کی یہ آیت ہے کہ فاذا قرات القرآن فاستعذ باللہ کہ جب قرآن پڑھو تو اس سے پہلے اعوذ پڑھا کرو۔ اب جب سورہ فاتحہ قرآن میں سے ہے تو جب بھی یہ پڑھی جائے گی اس کے ساتھ اعوذ پڑھی جائے گی۔ اسی طرح بسم اللہ کا ذکر بھی آتا ہے۔

لیکن جو لوگ پہلی رکعت کے علاوہ دوسری رکعات میں الحمد شریف کے ساتھ کچھ اور پڑھنے کے قائل نہیں ان کی دلیل حضرت ابوہریرہؓ کی یہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں ہے کہ

"کان رسول اللہ ﷺ اذا نھض فی الرکعۃ الثانیۃ افتتح القراۃ بالحمد للہ رب العالمین ولم یسکت" (مسلم مترجم ج ١ كتاب المساجد باب مايقال بين تكبيرة الاحرام والقراءة ١٥٤٣)

"کہ رسول اللہ ﷺ جب دوسری رکعت کے لئے اٹھتے تو آپ قرأت سورہ فاتحہ سے شروع کرتے اور سکوت نہ فرماتے 'یعنی اس سے پہلے کوئی چیز خاموشی سے نہ پڑھتے۔"

دونوں طرف کے دلائل کا جائزہ لینے کے بعد اس مسئلے میں دونوں طرح سے جواز معلوم ہوتا ہے یعنی پڑھ بھی سکتے ہیں اور نہ بھی پڑھیں تو جائز ہے بلکہ امام شوکانی نے نہ پڑھنے کو افضل و احوط قرار دیا ہے کیونکہ حدیث میں یہ پہلی رکعت کے علاوہ کسی جگہ پڑھنا ثابت نہیں ہوتا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص185

محدث فتویٰ